جامعہ مدینتہ العلوم، نیٹال کالونی کراچی میں افتاء کی اعزازی خدمت

کراچی پہنچنے کے تقریباً چار سال بعد جامعہ مدینتہ العلوم نیٹال کالونی اورنگ آباد کراچی نمبر ۱۸ کے ذمہ دار حضرات نے مجھ سے یہ فرمائش کی کہ میں جامعہ مذکور کا "مفتی" بننا منظور کرلوں اور ان کی درس گاہ کی طرف سے حسبتہً للہ افتاء کی خدمت انجام دوں۔ میں نے ان کی فرمائش قبول کرلی اور تاایں دم میں جامعہ مذکور کا اعزازی مفتی ہوں۔

موجودہ مشاغل

جامعتہ العلوم الاسلامیہ (علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵) کی خدمت سے سبکدوش ہوکر اپنے مکان ہی پر مقیم ہوں۔ تصنیف و تالیف کا کام حسبِ سابق جاری ہے۔ جامعہ مدینتہ العلوم کی خدمت افتاء بھی انجام دیتا رہتا ہوں۔

فقط، احقر محمد اسحٰق صدیقی عفا اللہ عنہ.........۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ / ۱۰ نومبر ۱۹۸۸ء

(منقول از.....پندرہ روزہ "الاحرار" لاہور دسمبر ۱۹۸۸ء)

مفکرِ اسلام حضرت مولانا محمد اسحٰق صدیقی رحمہ اللہ کی چند اہم تصانیف

(۱) اظہارِ حقیقت (۳ جلدوں میں) (۲) اسلام کا سیاسی نظام (۳) دینی نفسیات (۴) تنویر العینین فی تفسیر المعوذتین (۵) نور حیات (۶) التنویر (۷) الفکرۃ السنتہ والحاجتہ الیھا (۸) ایمان و ایمانیات (۹) مسئلہ ختمِ نبوت علم و عقل کی روشنی میں (۱۰) اسلامی ذہن (۱۱) حفاظت دین کا فریضہ (۱۲) BEHIND THE CURTAIN (پردے کے پیچھے) (۱۳) اسلامی عبادات (۱۴) اسلامی عقیدہ اور فکر و نظر (۱۵) آخری نبی (۱۶) تجدیدِ سبائیت ......اور، متعدد مطبوعہ و غیر مطبوعہ مقالات و تالیفات

(بقیہ از صـ۳۲)

کنوں نے سیاسی کاموں کے لئے مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان کر کے پاکستان کے ساتھ اپنی محبت و وفاداری کا اظہار کیا۔ اگرچہ جماعت تحریک پاکستان کے دوران مسلم لیگ کی ہم نوا نہیں تھی تاہم قیام پاکستان کے بعد اس کے استحکام کے لئے اتنی ہی مخلص ہے جتنا کوئی دوسرا اس کا دعویدار ہوسکتا ہے۔ اس وقت پاکستان کے جو بھی سیاسی، معاشرتی اور معاشی حالات ہیں یہ اس بین الاقوامی سازش کی ایک کڑی ہے جس کا مقصد اسلام کی فرماں روائی کا راستہ روکنا ہے تاکہ اگلے مرحلے اتحاد بین المسلمین کی منزل تک نہ پہنچا جا سکے اس وقت مجلس احرار ایک نئے جذبہ اور جوش کے ساتھ، جو احرار کی روایت ہے اپنے دیرینہ مطالبہ حکومت الٰہیہ کے قیام کی جدوجہد میں مصروف کار ہے اور اس کی تمام تر جدوجہد کا ماحصل یہ ہے کہ پاکستان کی اس دھرتی جو دراصل اللہ کی دھرتی ہے پر اللہ کا قانون نافذ ہو۔

بشکریہ، روزنامہ جنگ لاہور ۲۹ دسمبر ۱۹۹۵ء
پروفیسر خالد شبیر احمد

۲۹ دسمبر..... مجلس احرار اسلام کا یوم تاسیس

مجلسِ احرار اسلام، ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء کو حبیبیہ ہال اسلامیہ کالج لاہور میں اس وقت قائم ہوئی جب تحریک خلافت کو توڑ دیا گیا تو مفکر احرار چودھری افضل حق کی صدارت میں ایک اجلاس ہوا جس میں مولانا ظفر علی خان، مولانا داؤد غزنوی، مولانا مظہر علی اظہر، غازی عبدالرحمن امرتسری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی نے احرار کے بانی ارکان کے طور پر شرکت کی اور اسی اجلاس میں مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو بانی صدر منتخب کیا گیا۔ ۱۹۲۹ء سے لے کر ۱۹۳۹ء تک مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں نے کئی معرکہ آرا تحریکوں میں نہ صرف حصہ لیا بلکہ احرار ہی ان تحریکوں کے محرک قرار پائے۔ ان تحریکوں میں تحریک نمکین، تحریک کشمیر، تحریک کپور تھلا، تحریک مدح صحابہ، تحریک فتنہ راج پال، تحریک فوجی بھرتی بائیکاٹ، تحریک مسجد شہید گنج، تحریک قادیان اور ایسی کئی دوسری تحریکیں شامل ہیں۔ احرار کی ان تحریکوں کا ہی اثر تھا کہ مجلس احرار بہت جلد برصغیر پاک و ہند کی فعال ترین جماعت کے طور پر مطلع سیاست پر ابھری۔ کانگریس اور مسلم لیگ دونوں جماعتیں احرار کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی تھیں کیونکہ احرار برصغیر پاک و ہند کے ادنیٰ اور متوسط طبقے کے شہریوں کی ایک ایسی تحریک تھی جس میں جوش و جذبہ وافر تھا۔ ان میں سیاست کی یک رنگی کے بجائے رفاقت کی ہم رنگی کا جذبہ کارفرما تھا۔ احرار اینٹی برٹش ذہن کا چلتا پھرتا اشتہار تھا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے لے کر احرار کے ادنیٰ کارکن تک سبھی اینٹی برٹش ذہن کے وارث، مذہب میں حکومت الہیہ کے مبلغ، ثقافت میں اسلامیات کے دلدادہ، معاشیات میں دولت کی برابر تقسیم کے داعی غرض کہ وہ اپنی تمام تر جدوجہد اور تحریک کو مذہب کے اندر ہی رکھتے تھے اور آج بھی اسی فلسفہ پر قائم ہیں۔ یہی وہ عوامل ہیں جن کی بنا پر کانگریس اور لیگ احرار کو پسند نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ دونوں جماعتیں سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے گرد گھومتی تھیں اور دونوں احرار کو ایک عوامی قوت خیال کرتے ہوئے انہیں اپنا سیاسی رقیب خیال کرتی تھیں اور خود انگریز حکمران بھی احرار کو اپنے لئے ایک مہلک اور ضرر رساں تحریک کے سمجھ کر اس سے خائف رہنے لگے۔ تحریک کشمیر کی کامیابی نے تو برطانوی حکومت کی آنکھیں کھول دیں اور اس تحریک کا عوام میں راستہ روکنے کے لئے مختلف سازشوں کے بارے میں سوچنے لگے۔ جس کا عملی مظاہرہ ان طاقتوں نے مسجد شہید گنج کے تنازعہ کے دوران کیا کہ اگر احرار سامنے آئیں تو انہیں پوری طاقت و قوت کے ساتھ کچل دیا جائے اور اگر تحریک میں شامل نہ ہوں تو انہیں بدنام کر دیا جائے بہر حال یہ دور احرار کے لئے انتہائی کٹھن دور تھا جسے مجلس احرار اسلام نے انتہائی حوصلے کے ساتھ برداشت کیا۔ مسجد شہید گنج کی سازش کی تفصیلات شورش کاشمیری کی کتاب "بوئے گل نالہ